جامعہ انوار العلوم، شادباغ ملیر، کراچی فون: 0312-2067633 - 0313-2020645

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ آغاز

اللہ تعالیٰ نے اِس اُمّت کو بہت سی ایسی خصوصیات سے نوازا ہے جو گزشتہ اُمتوں میں سے کسی اُمّت کو نصیب نہیں ہوئیں، اُنہی خصوصیات میں سے ایک اہم اور نمایاں خصوصیت اِس اُمّت کو "لیلۃ القدر" جیسی عظیم نعمت کا حاصل ہونا ہے۔

ہر سال رمضان المبارک کے عظیم اور بابرکت مہینے کے سب سے قیمتی اَیّام یعنی آخری عشرہ میں آنے والی یہ وہ عظیم الشان اور مبارک رات ہے جس کو دیا گیا نام ہی خود اِس کی عظمت اور قدر و منزلت کو بیان کرنے کیلئے کافی ہے۔اِس کی عظمت کا کیا کہنا۔۔!! کہ پیدا کرنے والے نے تنہا اِسی ایک رات کو ہزار مہینوں سے زیادہ افضل اور بہتر قرار دیا ہے۔ گویا امتِ محمدیہ جس کی عمریں پچھلی امتوں کے مقابلے میں اگرچہ کم ہیں لیکن وہ شبِ قدر کی مختصر سی عبادت کے ذریعہ پچھلی امتوں کی طویل عمروں کی عبادتوں سے بھی زیادہ فضیلتوں اور اَجر و ثواب کو حاصل کرسکتے ہیں، بس صرف قدر دانی کی ضرورت ہے اور پھر اِس عظیم اور بابرکت رات کو مخفی اور پوشیدہ رکھ کر اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا، تاکہ اِسے تلاش کرتے ہوئے رمضان کی دیگر

راتوں میں بھی عبادت کا شرف اور فائدہ حاصل ہو اور اِس کے حصول میں بندوں کے ذوق و شوق کا اِظہار ہو۔ یقیناً یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِس اُمّت پر بہت بڑا لطف و کرم اور اِحسانِ عظیم ہے جو بلاشُبہ آنحضرت ﷺ کے طفیل میں اِس اُمّت کو نصیب ہوا۔ کاش...!! ہم اللہ تعالیٰ کے اِن الطاف و عنایات کو سمجھ کر اس کی قدر دانی کرنے والے بن جائیں تو اپنی مختصر سی عبادت کے ذریعہ کس قدر آخرت کیلئے ذخیرے جمع کیے جاسکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کی تلقین و تاکید فرمائی ہے اور رمضان المُبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کے ہونے کا زیادہ احتمال ذکر فرمایا ہے، اِس لئے آخری عشرہ میں اور بالخصوص اُس کی طاق راتوں میں بہت اہتمام کے ساتھ شبِ قدر کو تلاش کرنا چاہیئے اور اپنے محتاج ہونے کا زیادہ سے زیادہ اِظہار کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہی ہے کہ جب بندہ اپنے ذوق و شوق کا اِظہار کرتا ہے، شبِ قدر کے حصول کیلئے کوشاں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اِس کے حصول کیلئے دعائیں کرتا ہے تو وہ کبھی اِس دولتِ عُظمیٰ سے محروم نہیں رہتا، اِس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بڑے قدر دان ہیں، انسان کو اُس کی کوشش سے زیادہ عطاء کرتے ہیں۔

زیرِ نظر رِسالہ جو شبِ قدر کی اہمیت و فضیلت کو اُجاگر کرنے کیلئے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے، اِس میں مندرجہ ذیل اُمور کی تفصیل ذکر کی گئی ہے:

(1)—شبِ قدر کے فضائل قرآن و حدیث کی روشنی میں۔

(2)—شبِ قدر کی نعمت کو حاصل کرنے کے طریقے۔

(3)—شبِ قدر سے محروم بد نصیب اَفراد۔

(4)—شبِ قدر کو کیسے گزارا جائے، چند ہدایات۔

(5)—شبِ قدر میں پائی جانے والی چند کوتاہیاں۔

اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرمائے، کتاب کے مرتب اور اس کی طباعت میں مُعاون بننے والوں کیلئے بالخصوص "سیّد الطاف عَزیز صاحب (مرحوم)" اور اُن کے جُملہ اہلِ خانہ کیلئے اِس کو صدقہ جاریہ بنائے اور اُمّت کیلئے اِس کتاب کو نافع اور سود مند بنائے۔(آمین)

تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْن

بندہ محمّد سلمان غفرلہ

30اپریل2018—13 شعبان1439

فہرست مضامین

شبِ قدر کے فضائل

شبِ قدر کی نعمت کو کیسے حاصل کیا جائے

شبِ قدر سے محروم چار بد نصیب اَفراد

شبِ قدر کو کیسے گزارا جائے؟چند ہدایات

﴿مُبارک راتوں میں پائی جانے والی چند عُمومی کوتاہیاں﴾

﴿شبِ قدر کے فضائل﴾

شبِ قدر انتہائی قدر و منزلت کی حامل وہ عظیم اور بابرکت رات ہے جسے مالکِ لم یَزَل نے وہ فضیلت بخشی کہ تنہا یہی ایک رات ہزار مہینوں سے بھی افضل قرار پائی، اِس سے بڑی اِس کی کیا فضیلت ہوگی!، پھر اس میں بکثرت فرشتوں جیسی نورانی مخلوق کا اور بالخصوص اُن سب کے سردار حضرت جبریلِ امین علیہ السلام کا زمین پر اُترنا اِس عظیم اور بابرکت رات کی فضیلت کی کتنی بڑی دلیل ہے۔

ذیل میں اِس عظیم رات کے فضائل کو ذکر کیا جارہا ہے، پہلے اِجمالاً اِس کے فضائل ملاحظہ کیجئے اور پھر اُس کی تفصیل ذکر کی جائے گی:

(1) شبِ قدر میں قرآن کریم کا نازل ہونا۔(سورۃ القدر)

(2) شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر۔(سورۃ القدر)

(3) شبِ قدر میں فرشتوں کا نازل ہونا۔(سورۃ القدر)

(4) فرشتوں کا سلام کرنا اور دُعاؤں پر آمین کہنا۔(شعب الایمان:3421)

(5)شبِ قدر میں فرشتوں کا رحمت و سَلامتی کی دُعاء کرنا۔(سورۃ القدر)

(6)شبِ قدر کا بابرکت اور عظیم ہونا۔(سورۃ القدر، سورۃ الدّخان)

(7)شبِ قدر کا سلامتی والی رات ہونا۔(سورۃ القدر)

(8)شبِ قدر میں عبادت کرنے والوں کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کا معاف ہوجانا۔(بخاری:1901)(مسند احمد:22713)

(9)شبِ قدر سے محرومی ہر خیر سے محرومی۔(ابن ماجہ:1644)

(10)شبِ قدر کا اِس امّت کی خصوصیت ہونا۔(کنز العمال:24041)

(11)شبِ قدر کا اللہ تعالیٰ کی منتخب رات ہونا۔(شعب الایمان:3363)

اَب اِن فضائل کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

❶ شبِ قدر میں قرآن کریم نازل ہوا:

یہ وہ عظیم اور بابرکت رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل کیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔(سورۃ القدر، آسان ترجمہ قرآن)

فائدہ: شبِ قدر میں قرآن کریم کے نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ سب سے پہلے لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا، پھر اُس کے بعد آہستہ آہستہ کرکے 23 سال میں نزولِ قرآن کریم کی تکمیل ہوئی۔ (شعب الایمان:3386)(معارف القرآن:7/757)

❷ شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے:

اللہ تعالیٰ نے صرف اِس ایک رات کو وہ قدر و منزلت عطاء فرمائی ہے کہ ہزار مہینوں پر اِس رات کو فوقیت حاصل ہے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔(سورۃ القدر، آسان ترجمہ قرآن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”الْعَمَلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدرِ وَالصَّدَقَةُ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْر“

شبِ قدر میں عمل کرنا صدقہ دینا، نماز پڑھنا، زکوۃ اداء کرنا ہزار مہینوں سے افضل ہے۔(الدر المنثور:8/568)

فائدہ: ہزار مہینوں کے 83 برس 4 مہینے بنتے ہیں۔(تفسیر روح البیان)

گویا 83 برس 4 مہینے سے زیادہ عبادت کا ثواب ہے، اور اِس زیادتی کا علم نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنے ماہ زیادہ افضل ہے۔(فضائلِ رمضان:35)

۳ شبِ قدر میں فرشتوں کا نازل ہونا:

اِس مُبارک رات کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اِس میں تمام فرشتوں کے سردار "حضرت جبریل اَمین علیہ السلام" جن کو روح القدس کہا جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو لیکر اِس رات کو زمین پر اترتے ہیں، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿تَنَزَّلُ الْمَلَآئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ﴾

ترجمہ:اُس میں فرشتے اور رُوح اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر کام کیلئے اُترتے ہیں۔(سورۃ القدر، آسان ترجمہ قرآن)

روح سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں، راجح یہی ہے کہ اس سے مراد فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین علیہ السلام ہیں جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس کو فضائلِ رمضان میں ذکر کیا ہے۔(فضائلِ رمضان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى" بیشک شبِ قدر میں زمین پر(اترنے والے) فرشتوں کی تعداد کنکروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔(مسند احمد:10734)

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عُثمانی صاحب مدّ ظلہ العالی لکھتے ہیں:

فرشتوں کے اُترنے کے دو مقصد ہوتے ہیں :

ایک مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ اُس رات جو لوگ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں، فرشتے اُن کے حق میں رحمت کی دعاء کرتے ہیں اور دوسرا مقصد آیتِ کریمہ میں یہ بتایا گیاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس رات میں سال بھر کے

تقدیر کے فیصلے فرشتوں کے حوالے فرمادیتے ہیں تاکہ وہ اپنے اپنے وقت پر اُن کی تعمیل کرتے رہیں۔(سورۃ القدر، آسان ترجمہ قرآن)

۴ فرشتے سلام و مُصافحہ کرتے ہیں اور دُعاؤں پر آمین کہتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

جب شبِ قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں، اُن کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر نصب کرتے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام کے 100 پَر ہیں جن میں سے صرف 2 پَروں کو وہ اس رات میں کھول کر مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں، پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو اس رات میں پھیل جانے کا حکم دیتے ہیں اور وہ فرشتے اس رات میں ہر کھڑے، بیٹھے نماز پڑھنے والے، ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں اور اُن کی دعاء پر آمین کہتے ہیں، اور یہی حالت صبح صادق تک رہتی ہے۔(شعب الایمان:3421)

ایک اور روایت میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کا یہ اِرشاد منقول ہے:

ساتویں آسمان پر ایک "حظیرۃ القدس" ہے، وہاں ایسے فرشتے ہیں جنہیں "روحانیّون" کہا جاتا ہے، جب شبِ قدر ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا میں اُترنے کی اِجازت مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہیں اِجازت مَرحمت فرماتے ہیں، پس وہ آتے ہیں اور کسی بھی مسجد میں جہاں نماز پڑھی جارہی ہو یا راہ چلتے کسی کا سامنا ہو اُس کیلئے دعاء کرتے ہیں، پس اُسے اُن فرشتوں کی برکت حاصل ہوجاتی ہے۔(شعب الایمان:3423)

۵ شبِ قدر میں فرشتے رحمت وسَلامتی کی دُعاء کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

جب شبِ قدر ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ اُترتے ہیں اور اُس شخص کیلئے جو کھڑے بیٹھے اللہ کا ذکر کررہا ہو، رحمت کی دعاء کرتے ہیں۔(شعب الایمان:3444)

تفسیرِ خازِن میں اِسی روایت میں "وَيُسَلِّمُوْنَ" کے الفاظ بھی ذکر کیے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے عبادت میں مشغول لوگوں کیلئے سلامتی کی بھی دعاء کرتے ہیں۔(تفسیر الخازن:4/453)

❻ شبِ قدر کا برکت والا اور قدر و منزلت والا ہونا:

سورہ الدّخان میں اِس رات کو "لَيْلَة مُّبَارَكَة" کہا گیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری ہے:﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾

ترجمہ: ہم نے اس کو (لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر) ایک برکت والی رات (یعنی شبِ قدر) میں اُتارا ہے۔(بیان القرآن)

سورۃ القدر میں اسے "لیلۃ القدر" یعنی قدر و منزلت اور عظمت و شرف کی حامل رات کہا گیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر کا ایک معنی ”عظمت و شرَف“ کے ہیں اور اِس رات کو ”لیلۃ القدر“ کہنے کی وجہ اِس رات کی عظمت و شرَف ہے، حضرت ابو بکر ورّاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِس رات کو لیلۃ القدر اِس لئے کہا گیا ہے کیونکہ جس آدمی کی اس سے پہلے اپنی بے عملی کی وجہ سے کوئی قدر و قیمت نہ تھی، اس رات میں توبہ و اِستغفار اور عبادت کے ذریعہ وہ صاحبِ قدر اور صاحبِ شرَف بن جاتا ہے۔(معارف القرآن:8/ 791)

۷ شبِ قدر کا سلامتی والا ہونا:

شبِ قدر کی ایک فضیلت یہ ہے کہ یہ رات سراپا سلامتی اور اَمن کی رات ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس رات کی ایک فضیلت یہ بھی ذکر فرمائی ہے۔

اِرشادِ باری ہے:﴿سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾

ترجمہ:وہ رات سراپا سلامتی ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کے اندر سلامتی والی رات ہونے کے کئی مطلب بیان کیے ہیں:

①... شبِ قدر سراپا سلامتی ہے، اُس میں شر نام کی کوئی چیز نہیں۔

②... اللہ تعالیٰ اِس رات میں صرف سلامتی ہی کا فیصلہ فرماتے ہیں، بخلاف دوسری راتوں کے کیونکہ اُن میں مصائب کے فیصلے بھی فرماتے ہیں۔

③... شبِ قدر کی عظیم الشّان رات شیطان کے تصرّف اور اُس کے اثر انداز ہونے سے محفوظ اور سالم ہوتی ہے۔

④... سلام سے مراد یہ ہے کہ فرشتوں کی جانب سے اہلِ ایمان پر سلام ہوتا رہتا ہے اور وہ ایمان والوں کو ساری رات سلام کرتے رہتے ہیں۔

⑤... سلام سے فرشتوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنا مراد ہے۔

⑥... سلامتی سے مراد خیر و بھلائی ہے، یعنی یہ عظیم اور بابرکت رات صبح صادق کے طلوع ہونے تک سراپا اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں کیلئے خیر و بھلائی پر مشتمل ہوتی ہے۔(تفسیر قرطبی:134/20)

⑧ شبِ قدر کی عبادت سے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت ہونا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں:

”مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ جو شخص ایمان کی حالت میں اَجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے شبِ قدر میں عبادت کیلئے کھڑا ہو اُس کے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔(بخاری:1901)

ایک روایت میں پچھلے گناہوں کے ساتھ اگلے گناہوں کا کفارہ بھی بیان کیاہے، چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے:

جس نے شبِ قدر میں عبادت کیلئے ایمان کی حالت میں اجر و ثواب کی امید پر قیام کیا پھر اُسے (واقعۃً) عبادت کی توفیق مل گئی تو اُس کے اگلے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کردیا جاتاہے۔(مسند احمد:22713)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشادہے:

شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے زمین پر اُترتے ہیں اور ساری رات عبادت میں مشغول لوگوں سے سلام و مصافحہ کرکے اُن کی دعاؤں پر آمین کہتے ہوئے رات گزار کر صبح جب واپسی کا وقت ہوتا ہے تو فرشتے

حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امّتِ محمدیہ کے مؤمنوں کے ساتھ اُن کی ضروریات کے پورا کرنے کے بارے میں کیا معاملہ کیا؟ حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفَا عَنْهُمْ، وَغَفَرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً“ اللہ تعالیٰ نے اِس شبِ قدر میں ایمان والوں (کے حال) پر نظرِ رحمت فرمائی اور چار اَفراد کے علاوہ سب کے ساتھ درگذر اور مغفرت کا معاملہ فرمادیا۔(شعب الایمان:3421)

نوٹ: مغفرت سے محروم اُن چار اَفراد کا تذکرہ آگے مستقل آرہا ہے۔

❾ شبِ قدر سے محرومی ہر خیر سے محرومی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان کا مہینہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بیشک یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں بھی زیادہ بہتر ہے۔ پھر اُس رات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ،

وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ“جو اس رات سے محروم رہ گیا وہ ساری ہی بھلائی سے محروم رہ گیا، اور اس کی خیر و بھلائی سے وہی شخص محروم رہتا ہے جو (حقیقت میں) محروم ہو۔(ابن ماجہ:1644)

⓾ شبِ قدر اِس امّت کی خصوصیت ہے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:”إِنَّ اللهَ وَهَبَ لِأُمَّتِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ“بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امّت کو شبِ قدر عطاء فرمائی ہے اور یہ اُن سے پہلے کسی بھی اُمّت کے لوگوں کو عطاء نہیں فرمائی۔(الدر المنثور:8/570)(کنز العمال:24041)

⑪ شبِ قدر اللہ تعالیٰ کی منتخب کردہ رات ہے:

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کی کچھ ساعتوں کو منتخب کرکے اُن میں سے فرض نمازیں بنائیں، اور دنوں کو منتخب کرکے اُن میں سے جمعہ بنایا، مہینوں کو منتخب کرکے اُن میں سے رمضان کا مہینہ بنایا، راتوں کو منتخب کرکے اُن

میں سے شبِ قدر بنائی اور جگہوں کو منتخب کرکے اُن میں سے مساجد بنائی۔(شعب الایمان:3363)

شبِ قدر کی نعمت کو کیسے حاصل کیا جائے

شبِ قدر چونکہ ایک عظیم الشان اور بابرکت رات ہے اِس لئے مُفت میں بیٹھے بیٹھے ہر کَس و ناکَس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی، بلکہ اِس کے حصول کیلئے طلب اور جستجو اور کچھ نہ کچھ محنت و کوشش کرنی پڑتی ہے، تب کہیں جاکر اللہ تعالیٰ اپنی توفیقِ خاص سے یہ مبارک رات نصیب کرتے ہیں۔ وہ محنت کیسے کی جائے اِس کیلئے ذیل میں چند تجاویز پیش کی جارہی ہیں جن پر عمل کرکے اِن شاء اللہ اِس نعمتِ عُظمیٰ کو بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے، اسے پڑھیے، سمجھئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے:

❶ پہلا کام: مانعِ مغفرت گناہوں سے اِجتناب اور سچی توبہ:

اِس عظیم شب کے آنے سے پہلے ہی ہر قسم کے گناہوں سے سچی توبہ کر لینی چاہیئے، بالخصوص وہ گناہ جن کی وجہ سے مغفرت سے محرومی کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے، یعنی شراب نوشی، والدین سے بدسلوکی، قطع رحمی اور کینہ پروَری، اِن چاروں ہی گناہوں سے بالخصوص توبہ کرکے اپنے دامن کو پاک کیا جائے، اِن شاء اللہ جب رُکاوٹ دور ہوجائے گی تو شبِ قدر بھی نصیب ہوجائے گی۔

❷ دوسرا کام: شبِ قدر کے حصول کی دُعاء کرنا:

ہر چیز اللہ ہی کے قبضہ قُدرت اور اُس کے اختیار میں ہے، وہی عطاء کرنے اور نوازنے والا ہے، لہٰذا اللہ ہی سے شبِ قدر کے حصول کو خوب آہ و زاری کے ساتھ مانگنا اور طلب کرنا چاہیئے، اِن شاء اللہ تعالیٰ محرومی نہ ہوگی اِس لئے کہ اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں ہوتا، اور کیسے ہوسکتا ہے، اُس نے خود ہی تو اِرشاد فرمایا ہے:

﴿اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔(غافر، آسان ترجمہ قرآن)

لہٰذا اِس کے حصول کے کی تمنّا رکھنے والوں کو اِس عظیم شب کے حاصل ہونے کی اللہ تعالیٰ سے خوب دُعاء کرنی چاہیئے۔

❸ تیسرا کام: شبِ قدر کی تلاش:

کوئی کام ہاتھ پر ہاتھ دَھرے بیٹھے بیٹھے نہیں ہوتا، اُس کے حصول کیلئے کچھ نہ کچھ تو ہاتھ پاؤں مارنے ہی پڑتے ہیں، لہٰذا شبِ قدر کو پانے کی تمنّا رکھنے والا اگر خوابِ خرگوش کے مَزے لیتا غفلت کی نیند سوتا رہے تو کہاں اِس عظیم سعادت سے بہرہ وَر ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ اِس کیلئے کچھ تو کرنا ہی پڑے گا، اور وہ کرنے کا کام یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے فرامین کے مطابق شبِ قدر کو تلاش کیا جائے، کیونکہ جب کسی چیز کی طلبِ صادق ہو تو اُس تک رَسائی کوئی مُشکل نہیں ہوتی۔ بلکہ دیکھا جائے تو شبِ قدر کے بارے میں ہمارے لئے تو اِس قدر سہولت اور آسانی کا معاملہ کیا گیا ہے

کہ اِس عظیم رات کا مہینہ یعنی رمضان، اُس کا عشرہ یعنی آخری دس دن اور عشرہ کی بھی مخصوص یعنی طاق راتیں تک واضح طور پر بتادی گئی ہیں، گویا دوسرے الفاظ میں سال بھر کی صرف پانچ یعنی 21، 23 ، 25، 27، 29 کی راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرنا ہے۔

پس اِس قدر آسانی اور سہولت مل جانے کے بعد اِس مبارک اور عظیم شب کو ڈھونڈنا کیا مُشکل ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہیئے کہ اِن مخصوص راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرے، اور اُس کا طریقہ یہی ہے کہ خوب اہتمام کے ساتھ اِن راتوں میں عبادت کیلئے کمر کَس لے، اِن شاء اللہ شبِ قدر ضرور نصیب ہوگی۔

۴ چوتھا کام: اِعتکافِ مسنون کا اہتمام:

شبِ قدر کو پانے کیلئے ایک انتہائی آسان اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ رمضان المُبارک کے آخری عشرہ میں مسنون اعتکاف کا اہتمام کیا جائے، اِس کے ذریعہ اِن شاء اللہ بہت آسانی کے ساتھ شبِ قدر نصیب ہو سکتی

ہے، اِس لئے کہ مسجد کے ماحول میں عبادت کا خوب موقع ملتا ہے، راتوں کو جاگنا آسان ہو جاتا ہے اور نہ بھی ہو تو معتکف کا تو سونا بھی عبادت ہے، وہ اللہ کا مہمان ہوتا ہے، شبِ قدر سے بھلا وہ کیسے محروم رہ سکتا ہے۔

⑤ پانچواں کام: ستائیسویں شب کا خصوصی اہتمام:

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سب سے زیادہ ستائیسویں شب میں شبِ قدر کے ہونے کا احتمال ہوتا ہے، بلکہ مشہور اور جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تو قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ ستائیسویں شب ہی شبِ قدر ہے۔ (مُسلم:762)

اِس لئے ستائیسویں شب کو بطورِ خاص عبادت کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔

نوٹ: ستائیسویں شب کے زیادہ اہتمام کا یہ مطلب نہیں کہ صرف اِسی ایک رات کی عبادت پر اکتفاء کر لیا جائے اِس لئے کہ رواياتِ کثیرہ میں آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اِس عظیم رات کے ہونے کا احتمال ذکر کیا گیا ہے لہٰذا ساری ہی راتوں میں تلاش کو جاری رکھنا چاہیئے۔

❻ چھٹا کام: مغرب، عشاء اور فجر کی نماز باجماعت کی ادائیگی:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ“

جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ اداء کی اُس نے گویا آدھی رات (عبادت کیلئے) قیام کیا، اور جس نے صبح (فجر) کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔(مُسلم:656)

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ وَمَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى النَّهَارَ كُلَّهُ“

جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ اداء کی اُس نے گویا پوری رات (عبادت کیلئے) قیام کیا اور جس نے صبح (فجر) کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اُس نے گویا پورے دن قیام کیا۔(طبرانی کبیر:148)

ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

"مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، فَقَدْ أَخَذَ مِنْ حَظِّهِ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ" جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ اداء کی اُس نے یقیناً اُسی کے بقدر لیلۃ القدر میں سے حصہ پایا۔(طبرانی کبیر:7745)

مذکورہ روایات کی رو سے معلوم ہوا کہ شبِ قدر کے حصول کیلئے اگر کوئی تھوڑی سی بھی محنت و مشقت کرنے کی اور جاگنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو کم از کم اِس رات میں آنے والی تینوں نمازیں یعنی مغرب، عشاء اور فجر کی نماز باجماعت کا ہی اہتمام کرلے تو اِن شاء اللہ شبِ قدر سے محروم نہ رہے گا۔

شبِ قدر سے محروم چار بدنصیب اَفراد

کچھ ایسے حرماں نصیب اور خائب و خاسر لوگ ہوتے ہیں جو اپنے گناہوں کی پاداش میں شبِ قدر جیسی عظیم اور بابرکت رات کی فضیلتوں کے حصول سے اور بالخصوص سب سے اہم چیز مغفرتِ خداوندی سے محروم

رہ جاتے ہیں، وہ کون لوگ ہیں ؟ حدیث میں اُن کی نشاندہی کر کے اُن کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جس سے اُن محروم ہونے والوں کے مغفرت سے محروم رہ جانے کے اَسباب بھی معلوم ہوتے ہیں ، ایسے اَسباب اور امور کو مانعِ مغفرت امور کہا جاتا ہے ، جن سے بہر صورت بچنا چاہیئے اور اگر خدانخواستہ کوئی مبتلاء ہو تو فوراً توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ورنہ اِس عظیم اور بابرکت رات میں مغفرت حاصل نہ ہو سکے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد مَروی ہے:

شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے زمین پر اُترتے ہیں اور ساری رات عبادت میں مشغول لوگوں سے سلام و مصافحہ کر کے اُن کی دعاؤں پر آمین کہتے ہوئے رات گزار کر صبح جب واپسی کا وقت ہوتا ہے تو فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ محمدیہ کے مؤمنوں کے ساتھ اُن کی ضروریات کے پورا کرنے کے بارے میں کیا معاملہ کیا؟ حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: ”نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ فِي

هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفَا عَنْهُمْ، وَغَفَرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً" اللہ تعالیٰ نے اِس شبِ قدر میں ایمان والوں پر نظرِ رحمت فرمائی اور چار اَفراد کے علاوہ سب کے ساتھ درگزر اور مغفرت کا معاملہ فرما دیا۔

یہ سُن کر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ (مغفرت سے محروم رہ جانے والے) وہ کون سے چار افراد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "رَجُلٌ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَعَاقٌّ لِوَالِدَيْهِ وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُشَاحِنٌ" شراب کا عادی مُجرم ، والدین کا نافرمان، رشتہ قطع کرنے والا اور کینہ پَرْوَر (یعنی دل میں دشمنی پالنے والا)۔(شعب الایمان: 3421)

حدیثِ مذکور سے معلوم ہوا کہ چار افراد لیلۃ القدر کی رحمتوں، برکتوں اور مغفرت سے محروم رہ جاتے ہیں:

۱ شراب کا عادی۔ ۲ والدین کا نافرمان۔

۳ قاطعِ رحم۔ ۴ کینہ پروَر۔

اب اِن چاروں افراد کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

❶ پہلا شخص: شراب کا عادی:

شراب جس کو ”اُمّ الخبائث“یعنی تمام بُرائیوں کی جڑ کہا گیا ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسے ”رِجْسٌ“یعنی گندگی قرار دیا ہے، اِس گندگی اور نجاست کو پینے والا بھی اِس رات کی مغفرت سے محروم رہتا ہے۔

شراب نوشی کے نقصانات اور وعیدیں:

(1)شراب نوشی کرنے والا شبِ براءت میں مغفرت سے محروم رہ جاتا ہے۔(شعب الایمان:3556)

(2)شراب نوشی کرنے والا شبِ قدر میں بھی مغفرت سے محروم رہ جاتا ہے۔(شعب الایمان:3421)

(3)شراب نوشی کرنے والا جنّت میں داخلہ کے قابل نہیں۔(مستدرک حاکم:2260)

(4)شراب کا عام ہو جانا قیامت کی خطرناک علامات میں سے ہے۔(ترمذی:221)

(5)شراب کی وجہ سے دنیا ہی میں مُہلک اور خطرناک عذاب نازل ہوتے ہیں۔(مستدرک حاکم:8572)

(6)شرابی بُت پرست کی طرح ہے۔(طبرانی اوسط:4810)

(7)شراب نوشی تمام گناہوں کی جڑ ہے۔(مجمع الزوائد:7114)

(8)شراب نوشی ہر بُرائی کی کنجی ہے۔(ابن ماجہ:4034)

(9)شراب نوشی ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔(مسند احمد:22075)

(10)شرابی جس وقت شراب پی رہا ہوتا ہے، اُس کا ایمان (کا نور) نہیں رہتا۔(بخاری:6809)

(11)شراب پینے والا دراصل اِسلام کا کڑا اپنی گردن سے اُتار دیتا ہے۔(نسائی:4872)

2 دوسرا شخص: والدین کا نافرمان:

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر شرک سے منع کرتے ہوئے اُس کے ساتھ

ہی والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تعلیم اور حد درجہ تاکید فرمائی ہے، اِس سے اِس حکم کی اہمیت و عظمت کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ بدبخت اور حرِماں نصیب شخص جس نے والدین کے ساتھ بدسلوکی کی ہو اور اُن کی آہیں اور بددُعائیں لی ہوں ایسا شخص اِس عظیم اور مُبارک رات کی مغفرت سے محروم رہ جاتا ہے۔

والدین کی نافرمانی کے نقصانات اور وعیدیں:

(1)والدین کے ساتھ بدسلوکی بڑے درجہ کے گناہوں میں سے ہے۔(ترمذی:1901)

(2)والدین کے نافرمان پر اللہ کی لعنت ہے۔(مسند احمد:2917)

(3)والدین کو گالی دینے یا اُن پر لعنت کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔(ترمذی:1902)

(4)قیامت کے دن والدین کے قاتل کو سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔(شعب الایمان:7504)

(5)والدین کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی مرنے سے پہلے ضرور ملتی ہے۔(شعب الایمان:7505)

(6)والدین کی نافرمانی کرنے والے کیلئے نبی کریم ﷺ نے بد دعاء کی ہے۔(مسلم :2551)

(7)والدین کی نافرمانی کرنے والے کیلئے حضرت جبریل اَمین علیہ السلام نے بد دعاء کی ہے۔(مستدرکِ حاکم:7256)

(8)والدین کی نافرمانی کرنے والا جنّت میں داخلہ کے قابل نہیں۔(مستدرک حاکم:2260)

(9)والدین کی نافرمانی کرنے والے کو جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی۔(طبرانی اوسط:5664)

(10)والدین کی نافرمانی کرنے والا شہداء و صدیقین کے مرتبہ سے محروم ہے۔(مجمع الزوائد:13425)

(11)والدین کی نافرمانی کرنے والا جہنم میں سخت عذاب میں

مبتلاء ہوگا۔(طبرانی اوسط:9381)

(12)والدین کی نافرمانی قیامت کی خطرناک علامات میں سے ہے۔(ترمذی:221)

(13)والدین کی نافرمانی کرتے ہوئے اِنسان کا کوئی عمل اُس کیلئے فائدہ مند نہیں۔(طبرانی کبیر:1420)

(14)والدین کی نافرمانی کرنے والا شبِ براءت میں مغفرت سے محروم ہے۔(شعب الایمان:3548)

(15)والدین کی نافرمانی کرنے والا شبِ قدر میں بھی مغفرت سے محروم ہے۔(شعب الایمان:3421)

3 تیسرا شخص: قطع رحمی کرنے والا:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے وجود کے ساتھ کچھ رشتے وابستہ کر رکھے ہیں جن کے ساتھ انسان کو حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی ہے ، جو شخص اُن کے حقوق کو پامال کرکے بد سلوکی کا مُرتکب ہوتا ہے وہ ”قاطعِ رحم“ کہلاتا ہے

جس کی قرآن و حدیث کے اندر بڑی سخت اور شدید وعیدیں اور عذاب بیان کیا گیا ہے، اِس لئے اِس گناہ سے بہر حال بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے ورنہ شبِ قدر جیسی عظیم نعمت حاصل نہیں ہوتی۔

قطع رحمی کے نقصانات اور وعیدیں:

(1) قطع رحمی کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔(سورہ محمّد:22،23)

(2) قطع رحمی کرنے والوں کا بُرا انجام ہے۔(الرّعد:25)

(3) قطع رحمی کرنے والے خسارے میں ہیں۔(البقرۃ:27)

(4) اللہ کی رحمت سے کٹے ہوئے ہیں۔(ترمذی:1907)

(5) جنّت میں داخلہ کے قابل نہیں۔(ترمذی:1907)

(6) جنّت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔(طبرانی اوسط:5664)

(7) قطع رحمی کرنے والا شبِ براءت میں مغفرت سے محروم رہ جاتا ہے۔(شعب الایمان:3556)

(8) قطع رحمی کرنے والا شبِ قدر میں بھی مغفرت سے محروم

رہ جاتا ہے۔(شعب الایمان:3421)

(9) قطع رحمی کرنے والے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی۔(شعب الایمان:7590)

(10) قطع رحمی کرنے والے کی نیکیاں اور اعمال قبول نہیں ہوتے۔(شعب الایمان:7593)

(11) قطع رحمی کرنے والے کو خود رشتہ داری بد دعاء دیتی ہے۔(شعب الایمان:7563)

(12) رشتہ داری قیامت کے دن قاطعِ رحم کے خلاف گواہ ہو گی۔(شعب الایمان:7570)

(13) قطع رحمی اور ظلم کرنے کی سزا دنیا ہی میں بہت جلد مل جاتی ہے۔(شعب الایمان:7588)

(14) قطع رحمی اور ظلم کرنا ایسے گناہ ہیں جو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔(شعب الایمان:7589)

(15) قطع رحمی علاماتِ قیامت میں سے ہے۔(الادب المفرد:1049)

4 چوتھا شخص: کینہ پرور:

حدیث میں اس کو مُشاحن اور مُصارِم کہا گیا ہے، اور اس کا مطلب کسی کے ساتھ بغض اور عداوت رکھنے والے کے آتے ہیں۔(مرقاۃ:3/975)

اور اسی کو "کینہ پَرور" کہا جاتا ہے۔حاصل اس کا یہ ہے کہ دل میں کسی کی دشمنی کو لیکر اُس کو نقصان پہنچانے کیلئے کوشاں رہنا کینہ کہلاتا ہے۔ حدیث کے مطابق ایسے شخص کی اس مُبارک رات میں مغفرت نہیں ہوتی۔اِس لئے اپنے دل کو ہر طرح کی گندگی سے پاک رکھنا چاہیئے۔

کینہ اور بغض کے نقصانات اور وعیدیں:

(1) دل میں کینہ رکھنے والا شبِ براءت میں مغفرت سے محروم رہتا ہے۔(شعب الایمان:3548)

(2) دل میں کینہ رکھنے والے کی شبِ قدر میں بھی مغفرت نہیں ہوتی۔(شعب الایمان:3421)

(3)دل میں کینہ رکھنے والا ہر پیر اور جمعرات کے دن مغفرتِ خداوَندی سے محروم رہ جاتا ہے۔(ابوداؤد:4916)

(4)دلوں میں بغض وعداوت کے جراثیم نسلوں میں منتقل ہوتے ہیں۔(مستدرکِ حاکم:7343)

(5)دلوں میں بغض وعداوَت رکھنا دین کو مُونڈ کر رکھ دیتا ہے۔(مسند ابوداؤد طیالسی:190)

شبِ قدر کو کیسے گزارا جائے؟چند ہدایات

شبِ قدر ہو یا کوئی بھی مُبارک رات اُس میں حسبِ اِستطاعت جس قدر ہوسکے عبادت کا اہتمام کرنا چاہیئے، اِس کیلئے عبادت کا کوئی مخصوص اور متعیّن طریقہ احادیث وروایات سے ثابت نہیں ہے، تاہم بغیر کسی تعیین وتخصیص کے ذیل میں چند ہدایات دی جارہی ہیں جن کی مدد سے ہم ان راتوں کو زیادہ قیمتی بناسکتے ہیں:

❶ پہلی ہدایت: توبہ واِستغفار:

مُبارک راتوں کو قیمتی بنانے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت صلوۃ التوبہ پڑھ کر سچی توبہ کریں، اپنے گناہوں پر شرمندگی و ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل سے معافی مانگیں، چنانچہ شبِ قدر کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ! اگر میں شبِ قدر پالوں تو اُس میں کیا پڑھوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کوئی بڑا اذکار یا کوئی بڑی نماز اور تسبیح پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ ایک مختصر اور آسان سی دعاء تلقین فرمائی، جس میں عفو در گزر کی درخواست کی گئی ہے:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

ترجمہ: اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف کردے۔(ترمذی:3513)

اِس سے معلوم ہوا کہ بابرکت راتوں میں سب سے بڑا کرنے کا کام جو عموماً نادانی کی وجہ سے لوگ نہیں کرتے اور مخصوص قسم کی خود ساختہ نماز

پڑھنے کے پیچھے لگ جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنے ماضی کی زندگی پر سچے دل سے شرمسار ہو کر، آئندہ کی زندگی میں عملاً تبدیلی اور اِنقلاب لانے کا سچا اِرادہ لے کر توبہ اور اِستغفار کیا جائے، یہ عمل مبارک راتوں کی برکت کو سمیٹنے کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ نفع مند طریقہ ہے۔

توبہ کی قبولیت کی شرائط :

علّامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی چار شرائط ذکر کی ہیں جن پر توبہ کی قبولیت موقوف ہے، اور اِن کے بغیر توبہ حقیقی اور سچی توبہ نہیں ہوتی:

① **معصیت سے الگ ہو جانا:** گناہوں میں مشغول رہتے ہوئے توبہ نہیں ہوتی، توبہ کیلئے گناہوں کو چھوڑنا اور اُن سے کنارہ کش ہونا ضروری ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ گناہوں میں لگے ہوئے ہونے کے باوجود جو توبہ توبہ کرتے ہیں وہ توبہ نہیں بلکہ مذاق ہوتا ہے۔

② **اپنے کیے پر شرمندہ ہونا:** جو گناہ دانستہ یا نادانی میں سرزد ہو چکا ہے اُس پر شرمندہ و پشیمان ہونا یہ بھی توبہ کی ایک اہم شرط ہے، لہٰذا گناہ کرکے

اُس پر خوشی اور فخر کا ہرگز اِظہار نہیں کرنا چاہیئے اور لوگوں کے سامنے اُسے فخریہ طور پر بیان نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ بعض لوگ اِس کا اِرتکاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس طرح کی ہٹ دھرمی سے بچائے۔

③ **آئندہ نہ کرنے کا پکا عزم کرنا:** توبہ کی ایک اہم شرط یہ ہے کہ دل میں آئندہ نہ کرنے کا پکا عزم اور پختہ اِرادہ ہو، اگرچہ یہ معلوم ہو کہ میں کمزور ہوں اور کسی وقت دوبارہ پھسل سکتا ہوں لیکن دل میں اُس کو عملاً کرنے کا ہرگز اِرادہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

④ **حقوق کی ادائیگی:** چوتھی شرط یہ ہے کہ اگر وہ حقوق اللہ یا حقوق العباد سے متعلّق ایسا کوئی گناہ ہے کہ جس کی ادائیگی لازم ہوتی ہو تو اُس کو اداء کرنا چاہیئے، مثلاً کسی کا مال دبا رکھا ہو تو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوگا جب تک کہ اُس کو اداء نہ کردیا جائے یا معاف نہ کرالیا جائے۔ کسی کو تکلیف پہنچائی ہو یا کسی کی حق تلفی کی ہو تو صاحبِ حق سے معاف کرائے بغیر توبہ قبول نہیں، اِسی طرح نمازیں نہ پڑھی ہوں، زکوۃ اداء نہ کی ہو یا

اِن کے علاوہ کوئی شرعی فرائض و واجبات کی ادائیگی واجب الذمّہ ہو تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس کو اداء کرنا چاہیئے۔(شرح النّووی:17/ 25)

❷ دوسری ہدایت: قضاء نمازوں کی ادائیگی:

زندگی میں جو نمازیں اداء کرنے سے رہ گئی ہوں اُن کی قضاء لازم ہے، اُن کی قضاء نہ کی جائے تو کل بروز قیامت اُن کا حساب دینا ہوگا، اور توبہ کی شرائط میں جیسا کہ ابھی گزرا اُن شرعی واجبات کو اداء کرنا اور اُن سے سُبکدوش ہونا بھی ضروری ہے لہٰذا توبہ کی تکمیل کی نیت سے زندگی بھر کی نمازوں کا حساب کرکے پہلی فرصت میں اُن کی قضاء کرنے کی فکر کرنی چاہیئے اور مبارک راتوں میں نفلی عبادتوں مشغول ہونے سے بدرجہا بہتر شکل یہ ہے کہ اُن قضاء نمازوں کو اداء کیا جائے، ان شاء اللہ اِس میں نوافل میں مشغول ہونے سے زیادہ ثواب حاصل ہوگا، کیونکہ نوافل نہ پڑھنے کا حساب نہیں جبکہ نمازیں اگر قضاء نہ کی جائیں تو اُن کا مؤاخذہ ہے۔

قضاء نمازیں پڑھنے کا طریقہ :

اِس کا طریقہ یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد سے لیکر اب تک جتنی نمازیں چھوٹ گئی ہیں اُن کا حساب کریں اور وہ ممکن نہ ہو تو ظنِّ غالب کے مطابق ایک اندازہ اور تخمینہ لگالیں اور اُسے کہیں لکھ کر رکھ لیں اُس کے بعد قضاء کرنا شروع کر دیں۔ اس میں آسانی کیلئے یوں کیا جاسکتا ہے کہ ہر وقتی نماز کے ساتھ ساتھ وہی نماز قضاء بھی پڑھتے جائیں، اور جتنی نمازیں قضاء ہوتی جائیں اُنہیں لکھے ہوئے ریکارڈ میں سے کاٹتے جائیں، اِس سے ان شاء اللہ مہینہ میں ایک مہینہ کی اور سال میں ایک سال کی نمازیں بڑی آسانی کے ساتھ قضاء ہو جائیں گی۔

قضاء نمازوں میں نیت کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز میں مثلاً فجر کی قضاء میں یوں نیت کریں:

"میں اپنی تمام فوت شدہ نمازوں میں جو پہلی فجر کی نماز ہے اُس کی قضاء کرتا ہوں"

کیونکہ ہر پہلی نماز قضاء کرلینے کے بعد اُس سے اگلی خود بخود پہلی بن جائے گی، یا یوں بھی نیت کی جاسکتی ہے:

”میں اپنی تمام فوت شدہ نمازوں میں جو آخری فجر کی نماز ہے
اُس کی قضاء کرتا ہوں“

اِس طریقے میں بھی جب آخری نماز قضاء ہوجائے گی تو اُس سے پہلے والی نماز خود آخری نماز بن جائے گی۔(شامیہ:2/76)

3 تیسری ہدایت: نماز باجماعت کی ادائیگی:

شبِ قدر میں اور کچھ نہ ہوسکے تو کم از کم مغرب، عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ صفِ اوّل میں خشوع و خضوع کے ساتھ اداء کرنے کا اہتمام کیجئے، کیونکہ جماعت کے ساتھ اِن نمازوں کو اداء کرنے والا بھی رات کی عبادت سے محروم نہیں رہے گا، حدیث میں آتا ہے:

حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

”مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ“جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ اداء کی اُس نے گویا آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اداء کی اُس نے گویا پوری رات نماز پڑھی۔(مسلم:656)

4 چوتھی ہدایت: فضیلت والے اعمال کا اہتمام:

مبارک راتوں کو قیمتی بنانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ اَجر و ثواب پر مشتمل فضیلت والے اعمال کا خوب اہتمام کیا جائے، کیونکہ اُن میں کم وقت کے اندر زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ذخیرہ جمع کیا جاسکتا ہے۔

ذیل میں ایسے عظیم فضیلت والے چند اعمال ذکر کیے جارہے ہیں، اُنہیں (لازم سمجھے بغیر)اختیار کیجئے تاکہ مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ذخیرہ جمع کیا جاسکے:

پہلا عمل: اوّابین کی نماز :

ایک عظیم عمل مغرب کی نماز کے بعد اوّابین کی نماز پڑھنے کا ہے جس کی کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں۔

آپ کوشش کر کے مبارک رات کی برکتوں کو سمیٹئے اور بیس رکعت اداء کیجئے، ورنہ کم از کم چھ رکعات ہی پڑھنے کی کوشش کیجئے۔ اِس چھ رکعات اَوّابین کے پڑھنے پر بھی حدیث کے مطابق بارہ سال کی عبادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے، لہٰذا اِس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

اوّابین کی نماز کے فضائل :

اَوّابین کی نماز کے فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی فضیلت: چھ رکعت پر 12 بارہ سال کی عبادت کا ثواب:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً"

جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت اِس طرح اداء کی کہ اُن کے درمیان کوئی بُری بات نہ کی ہو تو اُن کا ثواب بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوتا ہے۔(ترمذی:435)

دوسری فضیلت: 10 یا 20 رکعت پڑھنے پر جنّت میں محل:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ"

جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائیں گے۔(ابن ماجہ:1373)

ایک روایت میں دس رکعت پر بھی یہی فضیلت ذکر کی گئی ہے ، چنانچہ حضرت عبد الکریم بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مروی ہے:

”مَنْ رَكَعَ عَشَرَ رَكعَاتٍ فِيمَا بَيْنَ المَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي الجَنَّةِ“

جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان دس رکعت پڑھی اُس کے لئے جنّت میں ایک محل بنادیا جائے گا۔(الجامع الصغیر:12378)

واضح رہے کہ اوّابین کی نماز کے مندرجہ بالا فضائل صرف مبارک راتوں ہی میں نہیں بلکہ سال بھر اِن فضائل کو صرف چند منٹوں میں بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے،اور مبارک راتوں میں تو اور بھی زیادہ اِس عمل کا اہتمام کرنا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔

دوسرا عمل:صلوۃ التسبیح کی نماز :

ایک بہت اہم اور عظیم عمل جس کے بارے میں احادیثِ طیبہ کے اندر بہت کثرت سے فضائل وارِد ہوئے ہیں وہ ”صلوۃ التسبیح“کا عمل ہے۔یہ

ایک ایسی عظیم اجر و ثواب کی حامل نماز ہے جس کی ادائیگی میں تقریباً بیس سے پچیس منٹ لگتے ہیں لیکن اِس کے فضائل اِس قدر زیادہ ہیں کہ اگر پورا دن بھی لگ جائے تو سودا مہنگا نہیں۔ اِس کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اِس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اِس نماز کو روزانہ پڑھو، روزانہ اگر نہیں پڑھ سکتے تو ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک دفعہ پڑھ لو، اور یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی مُمکن نہ ہو تو کم از کم پوری زندگی میں ہی ایک مرتبہ پڑھ لو۔ (ابوداؤد:1297)

اِس لئے سال بھر وقتاً فوقتاً اِس کو پڑھنے اور پڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور رمضان المُبارک میں یا مُبارک راتوں جیسے شبِ براءت یا شبِ قدر میں اِس کو اور بھی زیادہ اہتمام سے پڑھنا چاہیئے، اور یہ کوئی مشکل نہیں، بس دل میں نیکی کے حصول کا شوق اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہونی

چاہیئے، پھر خود ہی مشقت برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

صلاۃ التسبیح کے فضائل:

صلاۃ التسبیح کے فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی فضیلت: صلوۃ التسبیح سے دس قسم کے گناہوں کا معاف ہونا:

یہ وہ نماز ہے جس کے پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں:

(1) اگلے گناہ۔ (2) پچھلے گناہ۔

(3) پُرانے گناہ۔ (4) نئے گناہ۔

(5) غلطی سے کیے ہوئے گناہ۔ (6) جان کر کیے ہوئے گناہ۔

(7) چھپ کر کیے ہوئے گناہ۔ (8) کھلم کھلا کیے ہوئے گناہ۔

(9) چھوٹے گناہ۔ (10) بڑے گناہ۔(ابوداؤد:1297)

دوسری فضیلت: صلوۃ التسبیح سے بکثرت گناہوں کا معاف ہونا:

صلوۃ التسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندوں کے بکثرت گناہ معاف کرتے ہیں، احادیث طیّبہ میں اِس کثرت کی کئی مثالیں ذکر کی گئی ہیں:

(1) کُل اِنسانیت کی تعداد سے بھی زیادہ گناہ ہوں تو مغفرت ہو جائے گی۔(ابوداؤد:1298)

(2) ریت کی تعداد سے زیادہ بھی گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(ابن ماجہ:1386)

(3) سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(طبرانی کبیر:987)

(4) ستاروں کی تعداد سے زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(مصنّف عبد الرزاق:5004)

(5) قطروں کی تعداد سے زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(مصنّف عبد الرزاق:5004)

(6) دنیا کے کُل ایّام سے زیادہ گناہ ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔(مصنّف عبد الرزاق:5004)

تیسری فضیلت: ایک بہترین تحفہ، بخشش اور خوشخبری:

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب اِس نماز کے بارے میں تلقین فرمائی تو اُنہیں اِس نماز کی تاکید بھی فرمائی اور اِس نماز کو تحفہ، بخشش اور خوشخبری قرار دیا۔(ابوداؤد:1297—1298)

چوتھی فضیلت: 300 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھنے کی سعادت:

صلوۃ التسبیح کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اِسے اداء کرتے ہوئے بندے کو تین سو مرتبہ تیسرے کلمہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل بہترین کلمہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے،اور تیسرا کلمہ بذاتِ خود ایک انتہائی بابرکت اور عظیم الشان اجر و ثواب کا حامل کلمہ ہے، جن کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے:

(1) تیسرا کلمہ ایک مرتبہ پڑھنے پر جنت میں درخت لگ جاتا

ہے۔(مستدرکِ حاکم:1887)

(2) تیسرا کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب کلمہ ہے۔(مسلم:2137)

(3) جنت ایک چٹیل میدان ہے اور تیسرا کلمہ جنّت کے پودے ہیں۔(ترمذی:3462)

(4) تیسرے کلمہ کے اندر پائے جانے والے ہر ایک کلمہ کا ثواب اُحد پہاڑ سے زیادہ ہے۔(طبرانی کبیر:10604)

(5) تیسرے کلمہ کے پڑھنے پر ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(طبرانی اوسط:6491)

(6) تیسرا کلمہ کا وِرد جہنم کی آگ سے بچنے کیلئے بہترین ڈھال ہے۔(طبرانی اوسط:4027)

(7) تیسرا کلمہ پڑھنے والے کیلئے فرشتے اِستغفار (دعائے مغفرت) کرتے ہیں۔(مستدرکِ حاکم:3589)

(8) تیسرے کلمہ کا کثرت سے وِرد کرنے والا افضل ترین مؤمن ہے۔(سنن کبریٰ نسائی:10606)

(9) تیسرا کلمہ کا پڑھنا گناہوں کی مغفرت اور بخشش کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔(ترمذی:3533)

(10) تیسرے کلمہ کا ہر کلمہ صدقہ کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔(مسلم:720)

(11) تیسرا کلمہ میزانِ عمل میں بہت بھاری ثابت ہونے والا کلمہ ہے۔(صحیح ابن حبان:833)

(12) تیسرا کلمہ قرآن کریم پڑھنے سے عاجز شخص کیلئے بہترین بدل ہے۔(ابوداؤد:832)

صلوۃ التسبیح کے بارے میں اَسلاف کے چند اقوال:

(1)......حضرت عبد العزیز بن ابی روّاد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عبد اللہ بن مُبارک رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم محدّث کے بھی استاذ ہیں، وہ فرماتے ہیں: جس کا

جنت میں جانے کا ارادہ ہو اُس کیلئے ضروری ہے کہ صلاۃ التسبیح کو مضبوطی سے پکڑے۔

(2)......حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک بڑے زاہد ہیں ، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالے کے لئے صلاۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(3)......علّامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اِس نماز کی فضیلت و اہمیت کو سُن کر بھی غفلت اختیار کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے ، صلحاء کے کاموں سے دور ہے، اس کو پکا (دین میں چست) آدمی نہ سمجھنا چاہیئے۔(فضائلِ ذکر، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

صلاۃ التسبیح کا طریقہ:

صلوۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہیں، جن کو ایک سلام سے پڑھا جاتا ہے، اگرچہ دو سلام سے بھی جائز ہے۔اِس کے پڑھنے کے دو طریقے منقول ہیں، جن میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق یہ نماز پڑھا جاسکتی ہے۔

پہلا طریقہ: اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ جو حضرت عبداللہ بن مبارک سے ترمذی شریف میں مذکور ہے یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر تیسرا کلمہ یعنی: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ"۔ 15 مرتبہ پڑھے پھر عام نماز کے طریقے کے مطابق تعوّذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ وغیرہ کی قراءت کرے پھر قیام کی حالت ہی میں یعنی سورۃ کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے وہی تیسرا کلمہ 10 مرتبہ پڑھے، پھر رکوع کرے اور رکوع کی تسبیح کے بعد وہی کلمات 10 بار کہے، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اور "رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ" کے بعد 10 بار اور دونوں سجدوں میں سجدے کی تسبیح کے بعد 10، 10 بار اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ یعنی بیٹھنے کی حالت میں 10 بار وہی کلماتِ تسبیح کہے۔

اسی طرح ہر رکعت میں الحمد سے پہلے 15 مرتبہ اور سورۃ ملانے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے قیام ہی میں 10 مرتبہ اور رکوع و قومہ اور

دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیانی جلسے میں 10،10 بار وہی کلمات کہے۔ اس طرح ہر رکعت میں 75 مرتبہ اور چار رکعتوں میں 300 مرتبہ یہ کلماتِ تسبیح ہو جائیں گے اور اگر ان کلمات کے بعد "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ الْعَظِيْمِ" بھی ملا لے تو بہتر ہے کیونکہ اس سے ثواب میں اور اِضافہ ہو جاتا ہے اور ایک روایت میں اِن الفاظ کی زیادتی منقول بھی ہے۔

دوسرا طریقہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ترمذی شریف میں نقل کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ ثنا کے بعد اور الحمد شریف سے پہلے کسی رکعت میں ان کلمات تسبیح کو نہ پڑھے بلکہ ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے 15 مرتبہ پڑھے اور رکوع اور قومہ اور دونوں سجدوں اور جلسہ میں بالترتیب 10،10 مرتبہ پڑھے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر یعنی جلسہ استراحت میں 10 مرتبہ

پڑھے اس طرح ہر رکعت میں 75 مرتبہ پڑھے اور دونوں قعدوں میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔(ترمذی:482،481)

صلاۃ التسبیح سے متعلّق چند اہم مسائل:

☆......صلاۃ التسبیح کے بارے میں بیان کردہ دونوں طریقے صحیح ہیں لیکن بعض فقہانے دوسرے طریقے کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے، بہتر یہ ہے کہ کبھی ایک روایت پر عمل کرے اور کبھی دوسری پر تاکہ دونوں پر عمل ہو جائے۔

☆......صلوۃ التسبیح کی چاروں رکعات میں قرآن کریم کی کوئی بھی چھوٹی یا بڑی سورت یا آیات پڑھی جاسکتی ہیں البتہ مندرجہ ذیل سورتوں کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے:

(1)__سورہ تکاثُر، سورہ عَصر، سورہ کافرون اور سورہ اِخلاص۔

(2)__سورہ زِلزَال، سورہ عَادِیات، سورہ نَصر اور سورہ اِخلاص۔

☆...... اگر تسبیح کے کلمات بھول کر کسی جگہ 10 سے کم پڑھے جائیں یا بالکل نہ پڑھے جائیں تو اس کو دوسری جگہ یعنی اُس سے آگے والے رکن میں پڑھ لیا جائے تا کہ تعداد پوری ہو جائے لیکن رکوع میں بھولے ہوئے کلماتِ تسبیح قومہ میں نہ پڑھے بلکہ دوسرے سجدے میں پڑھے کیونکہ قومہ اور جلسہ کا رکوع و سجدے سے طویل کرنا مکروہ ہے۔

☆...... کلماتِ تسبیح کو انگلیوں پر شمار نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ اگر دل کے ساتھ شمار کر سکتا ہو اِس طرح کہ نماز کی حضوری میں فرق نہ آئے تو یہی بہتر ہے ورنہ انگلیاں دبا کر شمار کرے۔(زبدۃ الفقہ:285)(در مختار:2/28)

☆......صلاۃ التسبیح مکروہ وقت (یعنی صبح صادق سے لیکر طلوعِ آفتاب تک، زوالِ آفتاب کے وقت اور عصر کی نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک، اِن اوقات) کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے ۔(در مختار:2/27)

☆......حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ صلاۃ التسبیح میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے یہ دعاء پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَوْفِيْقَ أَهْلِ الْهُدَىٰ، وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِيْنِ، وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ، وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ، وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ، وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ، وَتَعَبُّدَ أَهْلِ الْوَرَعِ، وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَافَك. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجِزُنِي عَنْ مَّعَاصِيْكَ حَتَّى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ، وَحَتَّى أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ، وَحَتَّى أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ، وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ، سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ.

(ردّالمختار: 2/ 28)(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء للأصبہانی: 1/ 25)

تیسرا عمل: تہجد کا اہتمام :

تہجد کی نماز وہ عظیم اور قیمتی نماز ہے جو فرائض کے بعد سب سے افضل نماز ہے، سال بھر بلکہ زندگی بھر اِس کا اہتمام کرنا اور کرتے رہنا چاہیئے،

اور فضیلت و برکت والی راتوں میں اِس کو اور بھی زیادہ شوق و ذوق ، توجہ اور اہتمام سے اداء کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

تہجد کے فضائل:

تہجّد کے فضائل پر کئی احادیث ہیں جن کا خلاصہ اِجمالی طور پر یہ ہے:

(1)— تہجّد کی نماز فرائض کے بعد سب سے افضل نماز ہے۔

(2)— تہجّد پڑھنا اللہ کے نیک اور صالح بندوں کا طریقہ ہے۔۔

(3)— تہجّد کی نماز اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔

(4)— تہجّد کی نماز گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔

(5)— تہجّد کی نماز گناہوں سے انسان کو روکنے والی ہے۔

(6)— تہجّد کی نماز جسم سے بیماریوں کو دو کرنے والی ہے۔

(7)— تہجّد کی نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(8)— تہجّد میں کھڑے بندے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

(9)— تہجّد میں بندے کی دعاء سب سے زیادہ سنی جاتی ہے۔

(10)—تہجّد پڑھنے والے کے لئے جنت کے عظیم بالا خانے ہیں۔

(11)—تہجّد پڑھنے والے امّت کے سب سے زیادہ عزّت والے ہیں۔

(12)—تہجّد پڑھنے والوں کیلئے جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخلہ ہو گا۔

(13)—تہجّد کثرت سے پڑھنے والوں کا چہرہ حَسین اور پُر نور ہوتا ہے۔

(14)—تہجّد کی دو رکعت پڑھنا دنیا وفیہا (دنیا کی ہر چیز سے) بہتر ہے۔

اب اِن مذکورہ فضائل کو احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

☆—ایک روایت میں تہجد کو فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز بتلایا گیا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

"أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ"

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز وہ ہے جو رات کے درمیان پڑھی جائے۔(مسند احمد:8507)(مسلم:1163)

☆—حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کرتے ہیں:

"عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ" رات کے قیام یعنی تہجد کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، تمہارے رب کے قُرب کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹانے والی اور گناہوں سے روکنے والی ہے ۔(ترمذی:3549)

ایک روایت میں اِس کے ساتھ "وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الجَسَدِ" کے الفاظ بھی منقول ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز جسم سے بیماریوں کو دور کر دینے والی ہے۔(ترمذی:3549)

☆۔۔۔حضرت عمرو بن عبسہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ" بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ رات کے آخری پہر اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا ہے،

پس اگر تم اُن لوگوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھتے ہو جو اُس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور شامل ہو جاؤ۔(ترمذی:3579)

☆ــــ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مرفوعاً نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد منقول ہے: ”ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمْ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ“ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں: ایک وہ شخص جب وہ رات کو نماز میں کھڑا ہوتا ہے دوسرے (نماز پڑھنے والے) لوگ جب وہ نماز میں صف باندھتے ہیں، تیسرے (جہاد کرنے والے) لوگ جب وہ جہاد میں دشمن سے قتال کرتے ہوئے صف باندھتے ہیں۔(مشکوۃ المصابیح:1228)

☆ــــ حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں سب سے زیادہ کون سی دعاء سنی جاتی (یعنی قبول ہوتی) ہے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ“ رات کے آخری پہر اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعاء۔ (ترمذی:3499)

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا“ بیشک جنت میں ایسے (قیمتی اور شفّاف) بالا خانے ہیں جن کا ظاہری حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔

ایک اَعرابی کھڑے ہوئے اور سوال کیا: ”لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟“ یارسول اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) وہ کِس کیلئے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

”هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ“ اُس کیلئے جو کلام میں نرمی رکھے، کھانا کھلائے، دائمی روزے رکھے اور رات کو اُس وقت نماز پڑھے جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (ترمذی:1984)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے:

"أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ"

میری امّت کے سب سے معزّز لوگ قرآن کریم کے حافظ اور تہجد گزار ہیں ۔(شعب الایمان:2447)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی مرتبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا تو فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا ہرگز نہیں ہو سکتا ، اور سب سے پہلی وہ بات جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

اے لوگو! آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔(ترمذی:2485)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

”مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ“
جو شخص رات کو کثرت سے نماز پڑھتا ہے دن کو اُس کا چہرہ حسین اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔(شعب الایمان:2447)

حضرت حسان بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مروی ہے:
”رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُما ابْنُ آدَمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِخَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْياوَمَا فِيهَا“ ابنِ آدم کا رات کے آخری پہر میں دو رکعت پڑھنا اُس کے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔(الجامع الصغیر:6882)

﴿مُبارک راتوں میں پائی جانے والی چند عُمومی کوتاہیاں﴾

❶ شبِ قدر میں عبادت کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں:

شبِ قدر میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں، جیسا عموماً یہ سمجھا جاتا ہے، چنانچہ بعض لوگ اِس رات کی خاص نماز بیان کرتے ہیں کہ اتنی

رکعت پڑھی جائے، پہلی رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی تعداد میں پڑھی جائے، خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسی کوئی نماز یا عبادت اس رات میں ثابت نہیں، بلکہ نفلی عبادت جس قدر ہوسکے اس رات میں انجام دینی چاہیئے، نفل نماز پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں، ذکر کریں، تسبیح پڑھیں، دعائیں کریں، یہ ساری عبادتیں اس رات میں کی جاسکتی ہیں لیکن کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں۔

❷ جاگنے کے نام پر مسجد کی بے حُرمتی درست نہیں:

بابرکت راتوں میں جاگنے کا مطلب پوری رات جاگنا نہیں ہوتا بلکہ آسانی کے ساتھ جس قدر جاگ کر عبادت کرنا ممکن ہو عبادت کرنا چاہیئے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو سوجانا چاہیئے، بعض لوگ پوری رات جاگنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور اِس کو حاصل کرنے کیلئے پوری رات جاگنے کی بتکلّف کوشش کرتے ہیں، اور جب نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو آپس میں گپ شپ، ہنسی

مذاق، پان گٹکا، کھانا پینا اور چائے بوتل وغیرہ کے اندر مشغول ہو کر مسجد کے آداب و تقدّس کو بُری طرح پامال کیا جاتا ہے، نیند بھگانے اور چستی و تازگی حاصل کرنے کے نام پر مسجد کے اندر حلقے لگا لگا کر دنیا کی باتیں کی جارہی ہوتی ہیں، ظاہر ہے کہ یہ سب کسی بھی طرح درست نہیں بلکہ مبارک راتوں میں ”نیکی برباد اور گناہ لازم“ کا عینِ مصداق ہے۔

❸ غروب ہی سے شبِ قدر کا اہتمام شروع کردینا چاہیئے :

غروبِ آفتاب ہی سے رات کی ابتداء ہو جاتی ہے لہٰذا مغرب ہی سے مبارک راتوں کی برکت کو سمیٹنے میں لگ جانا چاہیئے ، عشاء کے بعد کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے، جیسا کہ عموماً دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ لوگ رات کو جاگنے کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ گیارہ بارہ بجے جب بستر پر جانے کا وقت ہوتا ہے اُس وقت بستر پر جانے کے بجائے مسجد میں جاکر عبادت کی جائے اِس غلط فہمی کی وجہ سے رات کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔

④ شبِ قدر میں جاگنے کا مطلب عبادت کرنا ہے:

مبارک راتوں میں جاگنے کا مطلب صرف جاگنا نہیں بلکہ عبادت کرنا ہے، چنانچہ صرف ہنسی مذاق، بات چیت، گپ شپ، کھانے پینے اور پینے پلانے کے دور میں جاگتے ہوئے صبح کردینا کوئی عبادت نہیں، بلکہ اِن عظیم اور بابرکت راتوں میں، جھوٹ، چغلخوری غیبت کرنے اور سننے جیسے بڑے اور مُہلک گناہوں کا مرتکب ہوکر انسان اور بھی بڑے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے، اِس لئے اِنفرادی طور پر شور و شغب سے احتراز کرتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ جس قدر ممکن ہو عبادت کرنی چاہیئے۔

⑤ شبِ قدر میں اِنفرادی عبادت کا اہتمام کرنا چاہیئے:

مبارک راتوں میں اجتماعی عبادت کے بجائے انفرادی عبادت کا اہتمام کرنا چاہیئے اِس لئے کہ اِن راتوں میں اجتماعی عبادت کا نبی کریم ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں، نیز جو خلوص، یکسوئی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ رازو نیاز انفرادی عبادت میں نصیب ہوسکتا ہے وہ اجتماعی عبادت میں کہاں...!!

جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کا خوبصورت منظر

جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کے مستحق اور مسافر طلباء کرام کو دے کر
دین کی نشرواشاعت کے عظیم بابرکت کام میں مددگار بنئے۔

رابطہ: 0313-2020645 – 0333-2067633

اکاؤنٹ نمبر: 005201010016358 مسلم کمرشل بینک، ملیر سٹی، کراچی